محمد طلحہ گیلانی، کراچی

سید ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ

وہ اک قرآن خود اس پر خوش الحانی ابوذر کی
کہ قدر اس عہد نے کچھ بھی نہ پہچانی ابوذر کی
وہ نکتہ سنجیاں اس کی فصاحت بھی بلاغت بھی
وہ تقریریں ابوذر کی زباں دانی ابوذر کی
اگر وہ چاہتا دولت تو چل کے اس کے گھر آتی
لہو ہم کو رلاتی ہے وہ قربانی ابوذر کی
ہوس نے موند دی آنکھیں ہوس کے ہر پجاری کی
انہوں نے کچھ بھی شخصیت نہیں جانی ابوذر کی
کہاں سے لائیں گے ایسا قلم کا ہو دھنی ویسا
کہ مضمونوں کی بندش میں وہ جولانی ابوذر کی
سیاست میں اگر شامل ہو پیسہ کون کس کا ہے
سیاست اس کے یاروں کی وہ ویرانی ابوذر کی
کبھی بچوں میں بچہ تھا کبھی بوڑھوں میں بوڑھا تھا
جوانوں میں بھی دیکھی ہے گل افشانی ابوذر کی
مجھے بخشی تھی جو اس نے محبت یاد رکھوں گا
میں کیسے بھول سکتا ہوں وہ دربانی ابوذر کی
یہ مانا ہر نفس کو ہے اٹھانی موت کی لذت
مگر باتیں میں سچ کہدوں نہیں فانی ابوذر کی